## تیسری قسط

# آیت اللہ امام خمینی (رح) اور اقتصادی و اجتماعی نظام

از: ڈاکٹر شاہ محمد وسیم (علیگ)

*گذشتہ سے پیوستہ*

بیرونی امداد سے متعلق طریق کار کی صراحت کرتے ہوئے حضرت آیت اللہ خمینی (رح) نے فرمایا تھا کہ: .اس میں شک نہیں کہ ایسی جماعت کی تربیت قطعی ناگزیر ہے جس کے افراد مقامی باشندے ہونے کے علاوہ ٹکنالوجی کے رموز اور انتظامی امور سے نہ صرف بخوبی واقف ہوں بلکہ اپنے فرائض انجام دینے کے لئے ان میں سچّی لگن بھی ہو۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے افراد کو کسی خاص شرط کا پابند نہ کردینا چاہئے۔ اسی ضمن میں موصوف نے مزید فرمایا کہ اس میں کوئی اختلاف رائے نہیں کہ ترقی یافتہ صنعت کے لئے پیشرفت کردہ ممالک سے مدد کی ہمیں ضرورت ہے لیکن یہ مطلب قطعی اخذ نہ کر لینا چاہئے کہ ترقی یافتہ ٹکنالوجی اور علمی و فنّی رموز سے واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ہم سیاسی طور پر مستحکم دو اتحادیہ خیموں (BLOCKs) میں سے

کسی ایک کا سہارا لیں ۔ ہماری حکومت اور مسلح افواج کو چاہئے کہ ایسے وطن دوست طلباء کو جنہیں اپنے فن سے دلچسپی بھی ہو اعلیٰ تعلیم کے لئے مملکت متحدہ امریکہ اور روس یا ایسے ممالک میں بھیجنے کی بجائے جو استعمار پسندی کے قائل یا ان قطبین کے طریق کار کو فروغ دینے میں معاون و مددگار ہوتے ہوں ایسے ملکوں مین جانے کی ترغیب دیں جو استعمار پسندی کے مخالف ہوں اور اصول استعمار گری کے قطعی منافی البتہ اگر روس اور امریکہ اپنی گذشتہ غلط کاریوں کا اعتراف کر لیں اور اپنے اقتدار پسندی کے اصول کو فروغ دینے سے باز رہیں تو کوئی مضایقہ نہیں کہ ہمارے طلبہ حصول تعلیم کی غرض سے ان ممالک میں بھی جائیں ۔ لیکن ان سرکش طاقتوں کو جو زیر کرسکتا ہے وہ یاتو دنیا کے مستضعف عوام ہیں یا وہ اقوام جو اب بیدار ہوچکی ہیں اور یا راسخ العقیدہ مسلم عوام ۔

حضرت امام خمینی کا یہ بیان اس امر کی واضح دلیل ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو مزید فروغ دیا جانا چاہئے تاکہ اجتماعی و اقتصادی خوشحالی میں یہ سود مند ثابت ہو اور اس کے ذریعے ضروری و اہم معتبر اطلاعات نیز اعداد و شمار کے تبادلے میں مدد مل سکے ۔

> وہ اقوام جو اپنے حقوق سے محروم رہتی چلی آرہی ہیں اب بیدار ہورہی ہیں ۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ ان کی یہ بیداری رنگ لائے گی اور یہی قومیں سرکشی و بغاوت پر آمادہ ہونگی ۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بہت سی وہ اقوام جو اب بیدار ہوچکی ہیں علانیہ اپنے نظریات کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان کے ساتھ عدل و انصاف اور مساوات پر مبنی بین الاقوامی سطح پر باعزت و شرافتمندانہ ایسے تعلقات برقرار کئے جائیں جن میں اقتصادی روابط بھی شامل ہوں ۔ چنانچہ حضرت آیت اللہ خمینی نے اس امر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے واضح طور پر فرمایا تھا کہ وہ اقوام جو اپنے حقوق سے محروم رہتی چلی آرہی ہیں اب بیدار ہورہی ہیں ۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ ان کی یہ بیداری رنگ لائے گی اور یہی قومیں سرکشی و بغاوت پر آمادہ ہونگی ۔ اور آہستہ آہستہ وہ وقت بھی آئے گا جب یہ اقوام ظالم و غاصب اقوام کے تسلط کے جوئے کو اپنے کاندھوں سے اتار پھینکیں گی ۔

حضرت آیت اللہ خمینی کے اس حقیقت پسندانہ بیان کی روشنی میں اقوام کی بیداری کو بالخصوص اشتراکی اتحادیہ (جس میں یہاں مشرقی یورپ خاص طور پر قابل ذکر ہے ) میں اور مغربی ایشیا کے ان ممالک میں جہاں ابھی تک شاہنشاہیت باقی ہے جو مسلسل کرب پایا جاتا ہے بخوبی درک کیا جاسکتا ہے ۔

موصوف مشرق کی محروم اقوام کو تاکید کے ساتھ باربار بتا چکے ہیں کہ وہ خود کفالت کے اصول پر مضبوطی سے کاربند رہیں ۔ ان میں انہوں نے یہ احساس بھی بیدار کیا کہ وہ دیگر اقوام کے مقابل کسی بھی حیثیت سے کم تر نہیں ۔ اسی ضمن میں دوسری مرتبہ حضرت امام خمینی نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا تھا کہ : مشرقی اقوام اس وقت استقلال جیسی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوسکتیں جب تک کہ وہ

rekhta

اس حقیقت کو درک نہ کرلیں کہ مشرق جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے دنیا کے دیگر تمام مناطق کی طرح ایک مکمل منطقہ ہے اور یہاں جو قومیں آباد ہیں وہ کسی بھی لحاظ سے دیگر اقوام کے مقابل کمتر نہیں ۔ موصوف کو یہ یقین کامل تھا کہ اگر اقوام مشرق کو کام کرنے کا موقع دیا جائے تو اقوام اپنی حالت کو سدھارنے میں ناکام رہتی ہیں ۔

آیت اللہ خمینی نے تمام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی اسلامی شخصیت کو برقرار رکھیں اور استقلال کے لئے کوشاں رہیں ۔ موصوف نے عامۃ مسلمین سے کہا تھا : میرے مسلمان بھائیو اور مسلم بہنو ! تم اس حقیقت سے بخوبی باخبر ہو کہ مغرب و مشرق

> میرے مسلمان بھائیو اور مسلم بہنو ! تم اس حقیقت سے بخوبی باخبر ہو کہ مغرب ومشرق کی فوق القوی SUPER POWERS اقوام ہمیں مادی اور معنوی اعتبار سے تباہ کر رہی ہیں ۔

کی فوق القوی (SUPER POWERS) اقوام ہمیں مادی اور معنوی اعتبار سے تباہ کر رہی ہیں ۔ انہوں نے ہمیں اس حال کہ نچا دیا ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ افلاس کی زندگی بسر کریں ۔ یہ اقوام چاہتی ہیں کہ ہم سیاسی ، اقتصادی ، ثقافتی اور فوجی اعتبار سے انہی کے محتاج و دست نگر رہیں ۔ تمہیں اب بیدار ہوجانا چاہئے ۔ اور اپنی اسلامی حیثیت ، شخصیت کو برقرار رکھنا چاہئے ۔ تمہیں باخبر رہنا چاہئے اور اپنی ذہانت سے اس حقیقت کو درک کر لینا چاہئے کہ استعمار پسند طاقتیں ، حکومتیں اور دنیا پر مسلّط رہنے والی اقوام بین الاقوامی سطح پر یہ ناپاک منصوبے تیار کرتی رہتی ہیں کہ کس طرح پوری دنیا پر اپنا اقتدار قائم رکھیں ۔ اور ان تمام سازشوں کو فروغ امریکہ جیسے استعمار پسند ملک میں دیا جاتا ہے ۔

اس منطقے کے بہت سے ممالک میں مثبت تبدیلیاں وقوع پذیر ہو سکتی ہیں ۔اس امید افزا تصوّر کو موصوف نے پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ افریقی ، ایشیائی اور ان دیگر ممالک کو جو اس وقت کسی استعماری طاقت کے زیر تسلّط ہیں جان لینا چاہئے کہ امریکہ جیسے دیگر وہ ممالک جو استعمار پسندی کی غرض سے باہمی سازش کئے ہوئے ہیں ، مشرق میں ایسی بدمنوانیوں کو فروغ دیتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کی

محکم بنیادوں پر استوار ترقی اور پر اثر ہمہ جہت تبدیلی کے لئے باہمی اتحاد لازم ہے ۔ اس ضمن میں حضرت آیت اللہ خمینی کا یہ مشورہ فی الحقیقت بجا تھا کہ وہ مسلمان جو آئندہ چند سال بعد نئی صدی سے گذریں گے اور جنہوں نے اب تک ناقابل برداشت مصائب و آلام کا مقابلہ کیا ہے ۔ جنہیں شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں تباہی ، بربادی ، جرائم و مشکلات کے علاوہ کچھ

نہیں ملا ، سنجیدگی سے اتحاد باہمی کے متعلق غور کریں ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے معبود حقیقی سے مدد مانگیں نیز پابند احکام دین مبین اسلام رہیں ۔ کیونکہ ہمیں یہ بات فراموش نہ کردینی چاہئے کہ ایسی کوئی بھی طاقت جس کا تعلق احکام الٰہی اور انسانی اصول سے نہیں ، وہ گمراہی کی طرف لے جائے گی اور انسانی ذہنوں کو پراگندہ کئے رہے گی ۔ اسی ضمن میں حضرت آیت اللہ خمینی نے مزید فرمایا تھا کہ اسلامی جمہوریہ اس امر کی متقاضی ہے کہ وہ کل عالم پر یہ واضح کردے کہ اسلام اخوّت ،مساوات اور اتحاد کے اصول پر قائم ہے ۔ اور مسلمین مجموعی طور پر ایک امّت ہیں ۔ چنانچہ اقوام عالم تک ہم اپنا یہ پیغام پہنچا دینا چاہتے ہیں کہ دین اسلام کے علاوہ ایسا کوئی مذہب نہیں جو اخوّت ، مساوات اور اتحاد پر مبنی ہو۔ اس دین میں کسی شخص کو دوسرے پر فوقیت نہیں ۔ اور اگر کوئی شخص دوسرے پر برتری حاصل کرنا چاہے تو صرف اوصاف حمیدہ ، زہد و تقویٰ نیز پابندی صوم و صلوٰۃ سے ہی حاصل کر سکتا ہے ۔ عدل ومساوات پر زور دیتے ہوئے موصوف نے فرمایا تھا کہ اسلام کسی خصوصی گروہ کی فوقیت و برتری کا قائل نہیں ۔ مگر متقی و پرہیزگار ، دانشور طبقہ اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے ۔ اور معنوی اعتبار سے اسلام میں وہ خاص عزت و احترام اس طبقے کو اس بنا پر دیا گیا ہے کہ اسلام میں انسانیت کا مقام انتہائی بلند ہے ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسانیت اور اچھے انسانوں کی قدر کرتا ہے انسانوں میں انسانیت جیسی خوبی علم اور زہد و تقویٰ کے ذریعے ہی آسکتی ہے ۔ اگر کوئی شخص عالم ہونے کے ساتھ متقی و پرہیزگار بھی ہے تو اس کا مقام عام انسانوں سے انتہائی بلند ہوتا ہے ۔ اس کے برعکس ایک شخص خواہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو مگر اس میں زہد و تقویٰ جیسے اوصاف حمیدہ نہیں تو اسلام کی نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہیں ۔ حضرت امام خمینی نے اپنی قوم کے افراد سے تاکید کے ساتھ یہ بات کہی تھی کہ ایسے اصول و ضوابط سے گریز کریں جو عدل و مساوات پر مبنی نہ ہوں ۔ اس بنا پر ہمارے بازار ایسے اسلامی بازار ہونے چاہئیں جن میں کثافت و ریاکاری کا شائبہ تک نہ ہو۔ اس وقت جتنے بھی دفاتر ، ادارے اور وزارت خانے سرگرم عمل ہیں اور آئندہ جو افراد ان میں مختلف عہدوں پر فائز ہوں گے ان میں یہ بات جان لینی چاہئے کہ ان کے تمام قواعد و قوانین اصول دین اسلام پر ہی مبنی ہوں ۔ ایک مرتبہ کسی تولیدی کارخانے (FACTORY) کے مالکین حضرت آیت اللہ خمینی سے ملاقات کرنے کی غرض سے گئے ۔ موصوف نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنی اصلاح کریں ۔ اسی ضمن میں موصوف نے فرمایا کہ آپ لوگ یکجا جمع ہوکر اس موضوع پر بحث و گفتگو کریں کہ آپ کے کارخانے کے ملازمین کو رہایشی مکانات مہیا کرنے کے لئے کتنا سرمایہ درکار ہوگا۔ آپ یہ سرمایہ فراہم کر کے ان کے لئے مکانات تعمیر کریں تاکہ وہ بہتر زندگی بسر کرسکیں ۔ اگر آپ نے انہیں یہ سہولتیں مہیّا نہ کیں۔ تو عین ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو معاف کردے مگر یہ مذدور کاریگر آپ کو معاف نہ کریں گے ۔ وہ آپ کے خلاف بغاوت کریں گے اور اگر ایک دفعہ وہ باغی ہوگئے تو پھر کوئی طاقت نہیں جو ان پر قابو پاسکے ۔ موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ کاریگروں کی فلاح و بہبود کی خاطر ان کے اجتماعی

حقوق کا تحفظ ہونا چاہئیے ۔ اور اگر ان کو جائز حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے تو انہیں یہ حق ہوگا کہ وہ کام سے دست کش ہوجائیں ۔ اس ضرب المثل کے مصداق کہ پرہیز علاج سے کہیں بہتر ہے حضرت امام خمینی نے مالکین کارخانجات سے فرمایا کہ وہ اپنے کارخانوں کے کاریگروں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھیں ۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مالکین کارخانجات اور کاریگر و مزدور طبقے سے یہ وعدہ کیا کہ ایران کی اسلامی حکومت انشاءاللہ تعالیٰ ان کے لئے کام فراہم کرے گی ۔ اسلام کے زیر پرچم وہ آبرو مندانہ زندگی بسر کریں گے ۔ موجودہ حکومت ان کے لئے رہائشی مکانات تیار کرے گی ۔ کیونکہ اسلام ہی ایسا دین ہے جو دیگر مذاہب کے مقابل غریب و نادار لوگوں کی بیشتر حمایت و پاسداری کرتا ہے ۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جو لوگ کسی کاروبار میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں تو وہ اقتصادی فعالیت (ACTIVITY) کی جدّو جہد میں اس امر کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں کہ انہیں یہ یقین دلایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کی راہ میں کوئی دشواری مانع نہ ہو

> اسلام ہی ایسا دین ہے جو دیگر مذاہب کے مقابل غریب و نادار لوگوں کی بیشتر حمایت و پاسداری کرتا ہے ۔

(جہاں کہیں اقتصادی زندگی اعتدال پر سرگرم عمل رہتی ہے وہاں کے معاشرے میں ایسے کاروباری مقابلے عموماً ہوا کرتے ہیں) حضرت آیت اللہ خمینی نے اپنی وصیّت میں مرقوم فرمایا تھا کہ : مجھے اراکین مجلس (ایرانی پارلیمنٹ) ، محافظین انجمن مشاورت ، حکومت ، صدر جمہوریہ اور عدالت عالیہ کے منصفین سے آخری بات یہی کہنی ہے کہ وہ تمام امور میں احکام الٰہی کی پیروی کریں ۔ سرمایہ دار ممالک کی بے بنیاد تباہ کن تشہیر اور اشتراکیوں کی بے راہ روی سے گریز نیز ان کے چنگل سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں ۔ جائز و مشروع اس نجی مالکیت و سرمایہ کاری کو جو شریعت کی شرائط و حدود میں ہو منظور کریں اور اسے قابل احترام سمجھیں اور جن سرمایہ داروں کو قابل اعتماد سمجھتے ہوئے قبول کریں ، انہیں یقین دلائیں کہ اگر وہ ان اصولوں پر کاربند رہیں گے تو ان کا سرمایہ پیداواری فعالیتوں میں لگایا جائیگا تاکہ ملک میں سنگین صنعت کو فروغ دے کر ملک اور حکومت کو خودکفیل بنایا جاسکے ۔ آخر میں میں دولتمند افراد اور ان لوگوں سے جنہوں نے احکام شریعت کے مطابق سرمایہ حاصل کیا ہے یہی کہوں گا کہ وہ اپنے سرمایہ کو جائز اور قابل کاشت آراضی ، تولیدی کارخانجات نیز دیہی صنعت جیسی صحتمندانہ اقتصادی تشکیلات میں لگائیں کیوں کہ اس قسم کی تشکیلات میں سرمایہ لگانا عمل صالح کے علاوہ اعلیٰ درجے کی عبادت بھی ہے ۔